﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

جہاد کی حقیقت

جہاد کے لغوی معنی:۔ جہاد۔ جہد سے مشتق ہے اور جہد کے معانی ہیں مشقت برداشت کرنا اور جہاد کے معنی ہیں کسی کام کے کرنے میں پوری طرح کوشش کرنا اور کسی قسم کی کمی نہ کرنا۔ (تاج العروس)

مولانا سید سلیمان ندوی صاحب لکھتے ہیں:۔

''جہاد کے معنی عموماً قتال اور لڑائی کے سمجھے جاتے ہیں۔ مگر مفہوم کی یہ تنگی قطعاً غلط ہے۔..........لغت میں اس کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں''

(سیرۃ النبی جلد ۵ صفحہ ۲۱۰ طبع اول۔ دارالاشاعت کراچی نمبر ۱)

جہاد کی اقسام:۔ قرآن اور حدیث سے جہاد کی چار بڑی اقسام ثابت ہوتی ہیں۔

۱۔ نفس اور شیطان کے خلاف جہاد ۲۔ جہاد بالقرآن یعنی دعوت و تبلیغ ۳۔ جہاد بالمال ۴۔ جہاد بالسیف (دفاعی جنگ)

نفس اور شیطان کے خلاف جہاد

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے ایک غزوہ سے واپسی کے موقع پر فرمایا۔

''تم جہاد اصغر یعنی چھوٹے جہاد سے لوٹ کر جہاد اکبر یعنی بڑے جہاد کی طرف آئے ہو (اور جہاد اکبر) بندہ کا اپنی خواہشات کے خلاف جہاد ہے''۔

(کنز العمال۔ کتاب الجہاد فی الجہاد الاکبر من الاعمال جلد ۴ حدیث ۱۱۲۶۰۔ مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی حلب)

جماعت احمدیہ کے افراد اس جہاد میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں اور دوسرے مسلمانوں سے آگے ہیں۔ جس کا اعتراف غیر بھی کرتے ہیں۔

۱۔ شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال لکھتے ہیں:۔

''پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا'' (زندہ رود۔ صفحہ ۵۷۶ از ڈاکٹر جاوید اقبال)

۲۔ مقبول الرحیم مفتی روزنامہ مشرق میں لکھتے ہیں:۔

''جماعت احمدیہ کے اندر اہل، باصلاحیت اور محنتی افراد ہونے کا ایک سبب بلکہ اہم ترین سبب یہ ہے کہ انہوں نے پچھلی ایک صدی کے دوران ہر سطح پر ہر قسم کے جھگڑوں اور اختلافات سے کنارہ کشی کا راستہ اختیار کر کے اپنی جماعت اور جماعت کے افراد کی اصلاح و فلاح کے لئے منصوبہ بندی کے ساتھ کوشش و محنت کی ہے''۔

(روزنامہ مشرق۔ احمدی مسلم کشمکش کا حل مخاصمت یا مکالمہ از مقبول الرحیم مفتی ۲۴ فروری ۱۹۹۴ء)

۳۔ شیخ محمد اکرم صاحب ایم اے لکھتے ہیں:۔

''ان (مسلمانوں......ناقل) کے مقابلے میں احمدیہ جماعت میں غیر معمولی مستعدی، جوش، خود اعتمادی اور باقاعدگی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ تمام دنیا کے روحانی امراض کا علاج ان کے پاس ہے''۔

(موج کوثر۔ صفحہ ۱۹۲)

جہاد بالقرآن

اس جہاد سے مراد یہ ہے کہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی بھی فکر کی جائے نیز توحید کے قیام کے لئے بھرپور کوشش کی جائے اور قرآنی تعلیم کی نشر و اشاعت کی جائے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (الفرقان:۵۳)

ترجمہ:۔ پس تو کافروں کی بات نہ مان اور اس (یعنی قرآن کریم) کے ذریعہ سے ان سے جہاد کر۔

جماعت احمدیہ اس جہاد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔

۱۔ **مولانا ظفر علی خان** ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور نے لکھا:۔

’’گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں‘‘

(اخبار زمیندار لاہور دسمبر ۱۹۲۶ء)

۲۔ **حکیم عبدالرحیم صاحب اشرف** مدیر رسالہ المنیر لائلپور لکھتے ہیں:۔

’’قادیانیت میں نفع رسانی کے جو جو ہر موجود ہیں ان میں اولین اہمیت اس جدوجہد کو حاصل ہے جو اسلام کے نام پر وہ غیر مسلم ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ قرآن مجید کو غیر ملکی زبانوں میں پیش کرتے ہیں تثلیث کو باطل ثابت کرتے ہیں۔ سیدالمرسلین کی سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں ان ممالک میں مساجد بنواتے ہیں اور جہاں کہیں ممکن ہو اسلام کو امن وسلامتی کے مذہب کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں‘‘ (ہفت روزہ المنیر لائل پور صفحہ ۱۰۔ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

۳۔ **قاضی محمد اسلم صاحب سیف** فیروز پوری بعنوان ’’دینی جماعتوں کے لئے لمحہ فکریہ‘‘ لکھتے ہیں:

’’قادیانیوں کا بجٹ کروڑوں روپوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تبلیغ کے نام پر دنیا بھر میں وہ اپنے جال پھیلا چکے ہیں ان کے مبلغین دور دراز ملکوں کی خاک چھان رہے ہیں۔ بیوی، بچوں اور گھر بار سے دور قوت لایموت پر قانع ہو کر افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں یورپ کے ٹھنڈے سبزہ زاروں میں، آسٹریلیا، کینیڈا اور امریکہ میں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں‘‘ (ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء۔ صفحہ ۱۱۔ ۱۲)

۴۔ جناب **عبدالحق صاحب** بھریا روڈ سندھ اپنے مضمون ’’علمائے اسلام سے گذارش‘‘ میں لکھتے ہیں:۔

’’قادیانی ٹیلیویژن پاکستان کے گھر گھر میں داخل ہو چکا ہے قرآن مجید کی تلاوت وتفسیر، درس احادیث، حمد و نعت اور تمام قوموں کے قادیانیوں خصوصاً عربوں کو بار بار پیش کر کے قادیانی ہماری نوجوان نسل کے ذہن پر بری طرح چھا رہے ہیں‘‘۔ (ہفت روزہ الاعتصام ۲۴ جنوری ۱۹۹۷ء۔ جلد ۴۹۔ شمارہ نمبر ۴۔ صفحہ ۱۷)

۵۔ **مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی** نے ایک انٹرویو میں کہا:۔

’’روسی زبان میں قادیانی جماعت نے قرآن کریم کا ترجمہ کروا کر پورے روس میں تقسیم کیا ہے۔............کم از کم سو زبانوں میں قادیانیوں نے تراجم شائع کروائے ہیں جو پوری دنیا میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔‘‘ (ہفت روزہ وجود کراچی۔ جلد نمبر ۲۔ شمارہ ۴۷۔ ۲۲ تا ۲۸ نومبر ۲۰۰۰ء۔ صفحہ ۳۱)

جہاد بالمال

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دین کی اشاعت کے لئے مال خرچ کرنے کو بھی جہاد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اس جہاد کا حکم ان الفاظ میں آیا ہے

وَ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (التوبہ: ۴۱)

ترجمہ:۔ اور اپنے اموال اور جانوں کے ذریعہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس جہاد میں بھی ایک بے مثال اور ممتاز مقام رکھتی ہے۔

۱۔ **عبدالرحیم اشرف صاحب** مدیر المنیر فیصل آباد نے لکھا:۔

’’ان (جماعت احمدیہ) کے بعض دوسرے ممالک کی جماعتوں اور افراد نے کروڑوں روپوں کی جائیدادیں صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وقف کر رکھی ہیں‘‘

(ہفت روزہ المنیر ۲ مارچ ۱۹۵۶ء۔ صفحہ ۱۰)

۲۔ **مولوی منظور احمد چنیوٹی صاحب** نے ایک انٹرویو میں کہا:۔

’’ہر قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کے لئے قادیانی جماعت کو دیتا ہے، ہزاروں افراد اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کے لئے وصیت کر چکے ہیں............ ۵ لاکھ روپے فی گھنٹہ کے حساب سے قادیانی جماعت نے T.V لیا ہوا ہے۔ ۲۴ گھنٹے T.V چینل چلتا ہے ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں‘‘۔

(ہفت روزہ وجود کراچی۔ جلد ۲۔ ۲۲ تا ۲۸ نومبر ۲۰۰۰ء۔ شمارہ ۴۷۔ صفحہ ۳۱)

۳۔ مسلک اہل حدیث کا ترجمان ہفت روزہ **الاعتصام** لکھتا ہے:۔

’’ایک تجزیے کے مطابق دنیا میں موجود ہر قادیانی اپنی ماہوار آمدنی کا دس فیصد رضا کارانہ طور پر اپنے مذہب کی تبلیغ پر صرف کرتا ہے۔ کسی ہنگامی ضرورت پر خرچ کرنا اس کے علاوہ ہے انہی ماہانہ فنڈز کی بدولت اس وقت ایک مستقل T.V اور ریڈیو اسٹیشن قائم کیا جا چکا ہے جس سے چوبیس گھنٹے قادیانیت کا تبلیغی مشن جاری رہتا ہے‘‘۔

(اداریہ از حافظ عبدالوحید۔ الاعتصام ۱۱ فروری ۲۰۰۰ء۔ جلد ۵۲۔ شمارہ ۵۔ صفحہ ۴)

جہاد بالسیف یا دفاعی جنگ

جہاد کی چوتھی قسم دفاعی جنگ یا جہاد بالسیف ہے یعنی جب دشمن دینی اقدار کو ختم کرنے اور دین کو تباہ و برباد کرنے کے لئے دین پر حملہ آور ہو تو اس وقت دفاعی جنگ کرنے کو جہاد بالسیف کہتے ہیں۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے جہاد اصغر قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۔ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ (الحج: ۴۰۔۴۱)

یعنی وہ لوگ جن سے (بلاوجہ) جنگ کی جا رہی ہے ان کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے (یہ وہ لوگ ہیں) جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا۔

علماء نے دفاعی جنگ کی بعض شرائط بیان کی ہیں جن کی موجودگی کے بغیر یہ جہاد جائز نہیں۔ چنانچہ **سید نذیر حسین صاحب دہلوی** لکھتے ہیں:۔

''جہاد کی کئی شرطیں ہیں جب تک وہ نہ پائی جائیں جہاد نہ ہوگا''

(فتاویٰ نذیریہ جلد ۳ کتاب الامارۃ والجہاد صفحہ ۲۸۲۔ ناشر اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور نے درج ذیل شرائط کا ذکر کیا ہے:۔

''۱۔ امارت ۲۔ اسلامی نظام حکومت ۳۔ دشمنوں کی پیش قدمی و ابتدا'' (اخبار زمیندار ۱۴ جون ۱۹۳۴ء)

خواجہ حسن نظامی نے جہاد کے لئے ۱۔ کفار کی مذہب میں مداخلت ۲۔ امام عادل ۳۔ حرب و ضرب کے سامان کے ہونے کا ذکر کیا ہے۔ (رسالہ شیخ سنوسی)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا کہ:۔

۱۔ مسلمانوں میں امام وخلیفہ وقت موجود ہو ۲۔ مسلمانوں میں ایسی جمعیت حاصل جماعت موجود ہو جس میں ان کو کسر شوکت اسلام کا خوف نہ ہو۔

(الاقتصاد فی مسائل الجہاد از مولوی محمد حسین بٹالوی صفحہ ۵۱۔۵۲۔ مطبع وکٹوریہ پریس)

خلاصہ یہ کہ علماء کے نزدیک جہاد بالسیف کے لئے پانچ شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے اور ان میں سے کسی ایک کے بھی نہ ہونے سے دینی قتال نہیں ہو سکتا اور وہ شرائط یہ ہیں کہ ۱۔ امام وقت کا ہونا ۲۔ اسلامی نظام حکومت ۳۔ ہتھیار ونفری جو مقابلہ کے لئے ضروری ہو ۴۔ کوئی ملک یا قطعہ ہو ۵۔ دشمن کی پیش قدمی اور ابتداء۔

ہندوستان میں جہاد بالسیف اور علماء زمانہ

۱۔ اہل حدیث کے مشہور عالم وراہنما **سید نذیر حسین صاحب دہلوی** لکھتے ہیں:۔

''جبکہ شرط جہاد کی اس دیار میں معدوم ہوئی تو جہاد کرنا یہاں سبب ہلاکت و معصیت ہوگا'' (فتاویٰ نذیریہ جلد ۳ کتاب الامارۃ والجہاد صفحہ ۲۸۵۔ ناشر اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

۲۔ **مولوی محمد حسین بٹالوی** لکھتے ہیں:۔

''اس زمانہ میں بھی شرعی جہاد کی کوئی صورت نہیں ہے کیونکہ اس وقت نہ کوئی مسلمانوں کا امام موصوف بصفات وشرائط امامت موجود ہے اور نہ ان کو ایسی شوکت وجمعیت حاصل ہے جس سے وہ اپنے مخالفوں پر فتح یاب ہونے کی امید کر سکیں'' (الاقتصاد فی مسائل الجہاد از مولوی محمد حسین بٹالوی صفحہ ۷۲۔ مطبع وکٹوریہ پریس)

۳۔ حضرت **سید محمد اسماعیل صاحب شہید** سے ایک شخص نے انگریزوں سے جہاد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:۔

''ایسی بے رور یا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے اس وقت پنجاب کے سکھوں کا ظلم اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ ان پر جہاد کیا جائے''

(سوانح احمدی۔ صفحہ ۵۷۔ مرتبہ محمد جعفر تھانیسری صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور)

۴۔ **خواجہ حسن نظامی صاحب** لکھتے ہیں:۔

''انگریز نہ ہمارے مذہبی امور میں دخل دیتے ہیں نہ اور کسی کام میں ایسی زیادتی کرتے ہیں جس کو ظلم سے تعبیر کر سکیں۔ نہ ہمارے پاس سامانِ حرب ہے ایسی صورت میں ہم لوگ ہرگز ہرگز کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں گے،، (رسالہ شیخ سنوسی۔ صفحہ ۱۷)

۵۔ **مفتیانِ مکہ کے فتاویٰ** کے بارہ میں **شورش کاشمیری** مدیر چٹان لکھتے ہیں:۔

''جمال دین ابن عبداللہ، شیخ عمر، حنفی مفتی مکہ معظّمہ، احمد بن ذنبی شافعی مفتی مکہ معظّمہ اور حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ معظّمہ سے اس مطلب کے فتوے حاصل کئے گئے کہ ہندوستان دارالسلام ہے''

(کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری مؤلفہ شورش کاشمیری۔ صفحہ ۱۴۱۔ مطبع چٹان پرنٹنگ پریس۔ ۱۹۷۳ء)

۶۔ سر سید احمد خان صاحب لکھتے ہیں:۔

''مسلمان ہمارے گورنمنٹ کے مستامن تھے کسی طرح گورنمنٹ کی عملداری میں جہاد نہیں کر سکتے تھے'' (اسباب بغاوت ہند مؤلفہ سر سید احمد خان صفحہ ۱۳۔سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جہاد بالسیف کو کیوں ملتوی کیا؟

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جہاد کے التوا کا اعلان اپنی طرف سے ہرگز نہیں فرمایا بلکہ آنحضرتؐ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح موعود اور امام مہدی کے زمانہ میں مذہبی جنگوں کا التوا ہو جائے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

''یَضَعُ الْحَرْبَ'' (وہ جنگ کو موقوف کر دے گا)

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

اسی طرح فرمایا

اس کے زمانہ میں جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور از امام جلال الدین سیوطی۔ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

ان پیشگوئیوں میں یہ اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اس جہاد کی شرائط موجود نہیں ہوں گی۔ چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جو مسیح اور مہدی ہونے کے مدعی تھے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق قتال کی شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس کے عارضی التوا کا اعلان فرمایا۔ آپ نے لکھا:۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ‎ ‎ دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر ‎ ‎ کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ ‎ ‎ عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا ‎ ‎ وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے ‎ ‎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۷۷۔۷۸)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

''اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں اور اس ملک میں جہاد کی شرائط مفقود ہیں......امن اور عافیت کے دور میں جہاد نہیں ہو سکتا'' (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۸۲)

پس حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جہاد بالسیف کو منسوخ قرار نہیں دیا بلکہ آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے مطابق اس کی شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس کے عارضی التوا کا اعلان فرمایا۔ اور یہ بھی بیان فرمایا کہ اگر جہاد بالسیف کی شرائط موجود ہوں تو پھر یہ جہاد بھی ضروری ہے۔ آپ نے واضح فرمایا

''ہم (اہل اسلام کو) یہ بھی حکم ہے کہ دشمن جس طرح ہمارے خلاف تیاری کرتا ہے ہم بھی اس کے خلاف اسی طرح تیاری کریں'' (حقیقۃ المہدی۔ روحانی خزائن جلد ۱۴۔ صفحہ ۴۵۴)

نیز یہ قرآنی اصول بیان فرمایا کہ

''اگر دشمن باز نہ آئیں تو تمام مومنوں پر واجب ہے کہ ان سے جنگ کریں'' (نور الحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸۔ صفحہ ۶۲)

جہاد بالسیف اور جماعت احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں جہاد بالسیف کے التوا کا اعلان فرمایا وہاں یہ بھی فرمایا کہ جب اس جہاد کی شرائط موجود ہوں گی تو یہ جہاد بھی ہوگا۔ چنانچہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد جب حالات تبدیل ہوئے تو جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے فرمایا:۔

۱۔''ایک زمانہ ایسا تھا کہ غیر قوم ہم پر حاکم تھی۔ اور وہ غیر قوم امن پسند تھی۔ مذہبی معاملات میں وہ کسی قسم کا دخل نہیں دیتی تھی اس کے متعلق شریعت کا حکم یہی تھا کہ اس کے ساتھ جہاد جائز نہیں''

۲۔''اب حالات بالکل مختلف ہیں اب اگر پاکستان سے کسی ملک کی لڑائی ہوگئی تو حکومت کے ساتھ (تائید میں) ہو کر ہمیں لڑنا پڑے گا اور حکومت کی تائید میں ہمیں جنگ کرنی پڑے گی''

۳۔''جیسے نماز پڑھنا فرض ہے اسی طرح دین کی خاطر ضرورت پیش آنے پر لڑائی کرنا بھی فرض ہے''

۴۔''جن امور کو اسلام نے ایمان کا اہم ترین حصہ قرار دیا ہے ان میں سے ایک جہاد بھی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جو شخص جہاد کے موقع پر پیٹھ دکھاتا ہے وہ جہنمی ہو جاتا ہے''

۵''جب کبھی جہاد کا موقع آئے تو......اس میدان میں بھی ہم سب سے بہتر نمونہ دکھانے والے ہوں'' (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء۔ صفحہ ۹۔۱۲۔۱۴)

پاکستان کے ہر مشکل وقت میں احمدی مجاہدین نے شاندار کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ نمونۃً ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام اور صدر کشمیر کمیٹی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مولانا سید حبیب صاحب مدیر ''سیاست'' لاہور نے لکھا:۔

''میں ببانگ دہل کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر کشمیر کمیٹی نے تندہی محنت، ہمت، جانفشانی اور بڑے جوش سے کام کیا ہے اور اپنا روپیہ بھی خرچ کیا اور اس کی وجہ سے میں انکی عزت کرتا

ہوں‘‘ (تحریک قادیان۔صفحہ ۴۲۔مطبع مقبول عام پریس لاہور)

۲۔قیام پاکستان کے معاً بعد کشمیر میں ہونے والی لڑائی میں احمدی مجاہدین نے ’’فرقان بٹالین‘‘ کی صورت میں بھرپور حصہ لیا۔

چنانچہ گلزار احمد صاحب فدا ایڈیٹر اخبار جہاد سیالکوٹ نے ۱۶ جون ۱۹۵۰ء میں لکھا:۔

’’فرقان بٹالین نے مجاہدین کشمیر کے شانہ بشانہ ڈوگرہ فوجوں سے جنگ کی اور اسلامیان کشمیر کے اختیار کردہ مؤقف کو مضبوط بنایا‘‘ (اخبار جہاد سیالکوٹ۔۱۶ جون ۱۹۵۰ء)

۳۔ **میجر جنرل اختر حسین ملک صاحب:۔** ان کے متعلق ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شاندار خدمات پر ہفت روزہ الفتح کراچی اپنے کالم ماحول واقعی میں لکھتا ہے:۔

’’۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے انتہائی دانشمندی، اعلیٰ ماہرانہ صلاحیتوں اور بہادری سے کام لیتے ہوئے دشمن کے چھکے چھوڑ ادیئے.....فوجی ماہرین کا کہنا ہے اگر کمان اختر ملک کے پاس رہتی تو کشمیر فتح ہو گیا تھا‘‘ (ہفت روزہ الفتح کراچی۔۱۳ تا ۲۰ فروری ۱۹۷۶ء۔صفحہ ۸)

۴۔ **میجر جنرل افتخار جنجوعہ شہید:۔** آپ نے ۱۹۶۵ء میں رن کچھ میں اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چھمب کے محاذ پر زبردست کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔چھمب افتخار آباد کے نام سے موسوم ہو کر آج بھی آپ کی یاد تازہ کر رہا ہے۔

۵۔ **بریگیڈیئر عبدالعلی ملک ہلال جرأت:** ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر ٹینکوں کی عظیم جنگ میں پاکستانی فوج کی کمان کی اور ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ تاریخ حرب کے ماہرین حیران و ششدر رہ گئے۔ (امروز لاہور۔۲۳ اگست ۱۹۶۹ء)

پس جماعت احمدیہ کسی بھی جہاد کے میدان میں نہ صرف پیچھے نہیں بلکہ اتنی آگے ہے کہ کوئی دوسرا اس کی دھول کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔خواہ وہ اصلاح نفس کا جہاد ہو یا دعوت قرآن کا۔وہ مالی جہاد ہو یا جہاد بالسیف۔ہر میدان میں اس جماعت نے کامیابیوں کے وہ جھنڈے نصب کئے ہیں کہ دشمن بھی اس کے معترف ہیں۔ **والفضل ما شهدت به الاعداء**